سپریم کورٹ رپورٹس (2006) SUPP. 10 ایس سی آر

چنابوینا کرشنایادو

بنام

ریاست مہاراشٹرا و دیگر

8/دسمبر 2006

(کے۔ جی۔ بالاکرشنن اور ڈی۔ کے۔ جین، جسٹسز)

مہاراشٹرا منظم جرائم پر قابو پانے کا قانون، 1999 - دفعہ 3(2)، 21(4) اور 24 - منظم جرائم کُش گروہ کے ذریعے جعلی ڈاک ٹکٹوں اور اسٹامپ پیپرز کی چھپائی - درخواست گزار پیشے سے وکیل ہے اور ریاستی حکومت میں وزیر رہ چکا ہے - یہ الزام کہ جعلی ڈاک ٹکٹ اس کے تحفظ کے تحت فروخت کیے جا رہے تھے - دفعہ 3(2) اور 24 - عدالتی تحویل کے تحت الزامات - درخواست گزار کو ضمانت کا حق عنوان: اپیل کنندہ اور گروہ کے سرغنہ کے درمیان مبینہ بات چیت سے واقفیت ظاہر ہو سکتی ہے لیکن اپیل کنندہ کے براہ راست کردار کو ثابت کرنے کے لئے کافی نہیں ہو سکتا ہے۔

درخواست گزار کے خلاف مہاراشٹرا منظم جرائم پر قابو پانے کا قانون، 1999 (ایم سی او سی اے) کی دفعہ 3 اور 24 کے ساتھ ساتھ آئی پی سی اور بمبئی اسٹیمپس ایکٹ، 1958 کی دفعات کے تحت معاملہ درج کیا گیا تھا۔ یہ الزام لگایا گیا تھا کہ اپیل کنندہ نے ایک منظم کرائم گروہ سے وقتاً فوقتاً جعلی ڈاک ٹکٹوں کی چھپائی سے متعلق بھاری رقوم وصول کیں، جس کی سربراہی ایک 'تیلگی' کر رہے تھے، اور بدلے میں، ایک بااثر سیاسی شخص ہونے کے ناطے، گروہ کو ایک حفاظتی سایہ فراہم کی، اور اس طرح، جان بوجھ کر اس کے ذریعہ منظم جرائم کے

ارتکاب میں مدد اور حوصلہ افزائی کی۔

درخواست گزار کو گرفتار کرلیا گیا تھا اور فی الحال وہ عدالتی تحویل میں ہے۔اس عدالت میں دائر اپیل میں یہ دلیل دی گئی تھی کہ ریکارڈ پر موجود مواد کی بنیاد پر یہ نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا کہ اپیل کنندہ سازش میں فریق تھا یا اس نے اس جرم کے ارتکاب یا سہولت کاری کی تھی جس کے ساتھ تیلگی یا دیگر شریک ملزمین وابستہ تھے۔ یہاں تک کہ اگر استغاثہ کے بیان کو اس کی اصل قیمت پر لیا جاتا ہے تو بھی اپیل کنندہ کا تیلگی کے ساتھ مبینہ تعلق اس کے معاملے کو دفعہ 3(2) کے دائرے میں نہیں لائے گا اور زیادہ سے زیادہ صرف ایم سی او سی اے کی دفعہ 24 کو ہی راغب کیا جاسکتا ہے اور ایم سی او سی اے کی دفعہ 24 کے تحت دی گئی زیادہ سے زیادہ سزا تین سال قید بامشقت ہے اور اپیل کنندہ پہلے ہی تین سال سے زیادہ عرصے سے عدالتی تحویل میں ہے۔ضمانت پر۔

اپیل کی منظوری دیتے ہوئے عدالت

ایم سی او سی اے کی دفعہ 21 کی ذیلی دفعہ (4) میں غیر ضد کی شق کو پڑھنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ہائی کورٹ یا سیشن کورٹ کی طرف سے ضمانت دینے کا اختیار نہ صرف دفعہ 439، فوجداری طریقہ کار کے تحت عائد کردہ حدود سے مشروط ہے بلکہ ایم سی او سی اے کی دفعہ 21 (4) کے تحت عائد حدود سے بھی مشروط ہے۔ پبلک استغاثہ کو موقع دینے کے علاوہ، دیگر دو شرائط یہ ہیں: عدالت کا اطمینان کہ اس بات پر یقین کرنے کے لئے معقول بنیادیں موجود ہیں کہ ملزم مبینہ جرم کا مجرم نہیں ہے اور ضمانت پر رہتے ہوئے اس کے کسی جرم کا ارتکاب کرنے کا امکان نہیں ہے. حالات مجموعی ہیں اور متبادل نہیں ہیں۔ملزم کے قصوروار نہ ہونے کے بارے میں غور کیا جانے والا اطمینان معقول بنیادوں پر مبنی ہونا چاہئے۔لفظ "معقول بنیاد" کا مطلب بادی النظر میں بنیادوں سے کہیں زیادہ ہے۔اس میں یہ یقین کرنے کی کافی ممکنہ وجوہات پر غور کیا گیا ہے کہ ملزم مبینہ جرم کا قصوروار نہیں ہے۔ دفعات میں غور کیے جانے والے معقول عقیدے کے لئے ایسے حقائق اور حالات کی موجودگی کی ضرورت ہے جو اپنے آپ میں اس اطمینان کا جواز پیش کرنے کے لئے کافی ہیں کہ ملزم مبینہ جرم کا قصوروار نہیں ہے۔لہذا مذکورہ دفعہ کے تحت نتائج کو ریکارڈ کرنا ایم سی او سی اے کے تحت ضمانت دینے کا ایک لازمی طریقہ ہے۔(387-ای-جی)

رنجیت سنگھ بر ہمجیت سنگھ شرما بنام ریاست مہاراشٹر اور دیگر (2005) 5 ایس سی سی 294 پر انحصار کیا گیا۔

ریاست بنام کیپٹن جگیت سنگھ، (1962) 3 ایس سی آر 622۔ گورچرن سنگھ بنام ریاست (دہلی ایڈمن)، (1978) 1 ایس سی سی 118 اور جیندر سرسوتی سوامیگل بنام ریاست ٹامی 1 ناڈو، [2005] 2 ایس سی سی 13 کا حوالہ دیا گیا ہے۔

1.2۔ اس مرحلے پر، ثبوتوں کا باریک بینی سے جائزہ لینا نہ تو ضروری ہے اور نہ ہی مطلوب ہے تاکہ اس مثبت نتیجے پر پہنچ سکیں کہ آیا اپیل کنندہ نے ایم سی او سی اے کی دفعہ 3(2) یا دفعہ 24 کے تحت جرائم کا ارتکاب کیا ہے یا نہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ کیا اس بات پر یقین کرنے کے لئے کوئی معقول بنیاد ہے کہ اپیل کنندہ ان دونوں جرائم کا قصوروار نہیں ہے، جس کے لئے اس پر الزام عائد کیا گیا ہے، اور مزید یہ کہ ضمانت پر رہتے ہوئے اس کے ایم سی او سی اے کے تحت جرم کرنے کا امکان نہیں ہے۔ ہائی کورٹ کے سامنے یہ نتیجہ اخذ کرنے کے لئے حالات پیدا ہوئے ہیں کہ اپیل کنندہ کو تلگی کے آرگنائزڈ کرائم گروہ کی جانکاری تھی، جعلی ٹکٹ وغیرہ چھاپے گئے تھے اور یہ اپیل کنندہ کے تحفظ میں فروخت کیے جا رہے تھے اور اس وجہ سے اس نے ایک منظم جرم کی حوصلہ افزائی کی تھی، یہ اس کے اور تیلگی کے درمیان مبینہ بات چیت ہے۔ مبینہ بات چیت سے اپیل کنندہ کی تلگی کے ساتھ واقفیت ظاہر ہو سکتی ہے لیکن یہ ٹیلگی کے ذریعہ منظم جرم کے ارتکاب میں اپیل کنندہ کے براہ راست کردار کو ثابت کرنے کے لئے کافی نہیں ہو سکتا ہے، تاکہ ایم سی او سی اے کی دفعہ 3(2) کے دائرے میں آنے والے منظم جرم کے ارتکاب میں اکسانے کے جرم کو سامنے لایا جا سکے اور/ یا یہ کہ اس نے منظم جرم کے ارتکاب میں کوئی مدد یا مدد فراہم کی ہو چاہے وہ اس سے پہلے ہو یا بعد میں۔ منظم جرائم کے گروہ کے کسی رکن کی طرف سے اس طرح کے جرم کا ارتکاب یا ایم سی او سی اے کے تحت قانونی اقدامات کرنے سے گریز کیا گیا تھا، اس طرح، ایم سی او سی اے کی دفعہ 24 کے دائرہ کار میں آتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ جب مبینہ جرم کی سنگینی سنگین ہو تو محض قید کی مدت یا یہ حقیقت کہ مستقبل قریب میں مقدمے کی سماعت خود بخود یا مشترکہ طور پر ختم ہونے کا امکان نہیں ہے، ملزم کو ضمانت پر رہا کرنے کا اہل نہیں ہو سکتا ہے۔ تاہم، ضمانت کی منظوری کے سوال کا فیصلہ کرتے وقت ان دونوں عوامل کو بھی مدنظر رکھا جا سکتا ہے۔ (389-سی-جی)

2.2۔ مذکورہ بالا حالات، خاص طور پر چارج شیٹ میں اپیل گزار سے منسوب کردار کو مدنظر رکھتے ہوئے، یہ اپیل کنندہ کو ضمانت دینے کے لئے مناسب معاملہ ہے۔(389ھ)

فوجداری اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 1286 آف 2006۔

2004 کی فوجداری اپیل نمبر 4853 میں بمبئی عدالت عالیہ کے 19-9-2005 کے حتمی فیصلے اور حکم سے۔

یو یو للت، اے وی ساونت، سنجے سین، رانا ایس بسواس، ایم روپیندر، منیش پی ایس چوہان، وشال آنند، روچیکا راٹھی، سرلا چندر، چنموئے کھالاڈکر، ایس کے نندی، شیواجی ایم جادھو، ہمانشو گپتا، برج کشور ساہ اور راہل جوشی اپیل کنندہ کی طرف سے ہیں۔

جواب دہندگان کی جانب سے سشیل کمار، سندھیا گوسوامی، پی پرمیشورن، ڈی ایس مہرا، ایس ایس شندے، انیرودھ پی مای اور وی این رگھوپتی شامل ہیں۔

عدالت کا فیصلہ کس نے سنایا:

جسٹس ڈی کے جین۔ اجازت دے دی گئی۔

2۔ اس اپیل میں چیلنج 2005.9.19 کو بمبئی عدالت عالیہ کے واحد جج کی طرف سے جاری کردہ حکم ہے، جس میں ضابطہ فوجداری، 1973 کی دفعہ 439 (مختصر طور پر 'ضابطہ' کے تحت اپیل کنندہ کی طرف سے ترجیح دی گئی دوسری ضمانت کی درخواست کو مسترد کر دیا گیا تھا۔

3۔ درخواست گزار پیشے کے لحاظ سے وکیل ہے۔ سال 1994 میں وہ ریاست آندھرا پردیش کی قانون ساز اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ سال 1998 تک وہ آندھرا پردیش حکومت میں وزیر تھے۔ سال

1999 میں وہ ایک بار پھر قانون ساز اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ اکتوبر 1999 سے نومبر 2001 تک کی مدت کے درمیان وہ ایک بار پھر مختلف قلمدانوں کے حامل وزیر رہے۔

4۔ ایک عبدالکریم لاڈسب تیلگی (جسے بعد میں 'تیلگی' کہا جاتا ہے) کو بڑے پیمانے پر جعلی ڈاک ٹکٹوں/ کاغذات کی چھپائی اور تقسیم کے مبینہ جرائم کے الزام میں گرفتار کیا گیا اور ان کے خلاف کارروائی کی گئی۔ تفتیش کے دوران 2128 کروڑ روپے مالیت کے ڈاک ٹکٹ/ کاغذات ضبط کئے گئے۔ 11.1.2003 کو خصوصی تحقیقاتی ٹیم کے ذریعہ تیلگی کے زیر قبضہ ایک احاطے میں دوسری تلاشی کے نتیجے میں ایک مائکرو آڈیو کیسٹ برآمد ہوئی۔ مذکورہ کیسٹ میں اپیل کنندہ اور تیلگی کے درمیان مبینہ گفتگو کی ریکارڈنگ تھی۔ مذکورہ کیسٹ پر درج تاریخ 1998.1.16 ہے۔ درخواست گزار کی آواز کے نمونوں کے تجزیے پر فرانزک لیبارٹری نے رائے دی کہ مذکورہ کیسٹ میں ریکارڈ کی گئی آواز اپیل کنندہ کی تھی۔

5۔ کیسٹ کی بنیاد پر استغاثہ کا معاملہ یہ ہے کہ سال میں درخواست گزار 1998 میں تلگی کے دو ملازمین عبدالواحد اور سداشیوا کے اغوا میں ملوث تھا۔ اس نے ان کی رہائی کے لئے تیلگی سے 2 کروڑ روپے تاوان کا مطالبہ کیا۔ ایک معاہدہ ہوا اور اس کے نتیجے میں اپیل کنندہ تیلگی کے قریب آ گیا۔ اپیل کنندہ اور تیلگی کے درمیان دوستی پروان چڑھی اور اس کے نتیجے میں اپیل کنندہ نے ریاست آندھرا پردیش میں منظم جرائم کے گروہ کی جعلی ڈاک ٹکٹوں کی چھپائی اور ان کی فروخت سے متعلق مبینہ غیر قانونی سرگرمیوں میں تیلگی کی فعال حمایت اور مدد کی۔ مختصر یہ کہ اپیل کنندہ کو تیلگی کی سربراہی میں آرگنائزڈ کرائم گروہ سے وقتاً فوقتاً بھاری رقوم موصول ہوئیں اور بدلے میں ایک بااثر سیاسی شخصیت ہونے کے ناطے ریاست آندھرا پردیش میں غیر قانونی سرگرمیوں کو انجام دینے میں آرگنائزڈ کرائم گروہ کو حفاظتی چھتری فراہم کی گئی اور اس طرح جان بوجھ کر تلگی کے گروہ کے ذریعے منظم جرائم کے ارتکاب میں مدد اور حوصلہ افزائی کی گئی۔

6۔ ممبئی پولیس کی خصوصی تحقیقاتی ٹیم نے تحقیقات کا آغاز کیا تھا لیکن بعد میں دیگر 47 معاملوں کے ساتھ اس معاملے کی جانچ اس عدالت نے سی بی آئی کو منتقل کر دی۔ تحقیقات کے نتیجے میں اپیل کنندہ کے خلاف تعزیرات ہند کی دفعہ 120 (بی)، 255، 256، 257، 258، 259، 263 (اے)، 420، 467، 468، 471، 472، 473، 474، 475، 476 اور 34 کے تحت معاملہ درج کیا گیا تھا۔ ممبئی

اسٹامپ ایکٹ 1958 کی دفعہ 63 (اے) اور 63 (بی) کی دفعات کے تحت بھی معاملہ درج کیا گیا تھا۔ اس کے بعد، مہاراشٹر منظم جرائم پر قابو پانے کا قانون، 1999 کی دفعہ 3 اور 24 (جسے بعد میں 'ایم سی او سی اے' کہا جاتا ہے) کو بھی نافذ کیا گیا۔ درخواست گزار سمیت کچھ ملزمین کے خلاف انسداد بدعنوانی ایکٹ 1988 کی دفعہ 7 اور 13 (آئی) (ڈی) کے تحت جرائم کا الزام بھی لگایا گیا تھا۔

7۔ اپیل کنندہ کو 2003.9.6 کو گرفتار کیا گیا تھا اور اسے پولیس تحویل میں بھیج دیا گیا تھا۔ 2003.9.26 سے وہ عدالتی تحویل میں ہے۔ چارج شیٹ 2003.12.29 کو دائر کی گئی تھی۔ اس کے بعد کچھ اور چارج شیٹ دائر کی گئیں اور آخر کار سی بی آئی نے 2005.7.26 کو ایک ضمنی چارج شیٹ دائر کی۔ ان تمام چارج شیٹس کو یکجا کر کے ایک کر دیا گیا۔

8۔ درخواست گزار کی ضمانت کے لئے پہلی درخواست عدالت عالیہ نے 2004.8.6 کو مسترد کر دی تھی۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ مذکورہ حکم کے ذریعہ ان کی دوسری ضمانت کی درخواست مسترد کر دی گئی ہے۔ کچھ گواہوں کے بیانات اور اپیل کنندہ اور تیلگی کے درمیان مذکورہ ٹیپ ریکارڈ کی گئی گفتگو کو مدنظر رکھتے ہوئے فاضل جج اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ بادی النظر میں ریکارڈ پر ایسا مواد موجود ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اپیل کنندہ کو جعلی ڈاک ٹکٹوں کی چھپائی اور فروخت کے مسلسل منظم جرم کے بارے میں علم تھا۔ اور اس نے جعلی ڈاک ٹکٹوں کی فروخت کی جاری سرگرمیوں کو تحفظ فراہم کیا یا اس بات پر یقین کرنے کی وجہ تھی کہ وہ تیلگی کے آرگنائزڈ کرائم گروہ کی مدد کرنے میں ملوث تھا۔ اس طرح فاضل جج اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اپیل گزار نے منظم جرائم کے ارتکاب میں مدد کی۔

9۔ درخواست گزار کی طرف سے پیش ہوئے سینئر وکیل جناب امیش یوللت نے کہا ہے کہ ریکارڈ پر موجود مواد بشمول چار گواہوں کے بیانات کی بنیاد پر، جس کا ذکر مذکورہ حکم میں کیا گیا ہے، کوئی نتیجہ اخذ نہیں کیا جاسکتا ہے کہ اپیل کنندہ سازش میں فریق تھا یا اس نے اس جرم کے لئے اکسایا تھا جس کے ساتھ تیلگی یا دیگر شریک ملزمین جڑے ہوئے تھے۔ درخواست گزار کی جانب سے تلگی سے 2 کروڑ روپے تاوان مانگنے کے الزام کا ایم سی او سی اے کے تحت مبینہ بنیادی جرم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ برجیت شرما بنام رنجیت سنگھ شرما کو رنجیت کرنے کے اس عدالت کے فیصلے سے حمایت حاصل کرتے ہوئے۔ ریاست مہاراشٹر اور دیگر۔ ایم سی

اوسی اے کی مختلف دفعات، خاص طور پر دفعہ 2 (1) (اے) میں شامل لفظ" ابیٹ" کی تعریف پر غور کیا گیا ہے، فاضل وکیل نے دلیل دی ہے کہ اگر استغاثہ کے ورژن کو اس کی اصل قیمت پر لیا جاتا ہے، تب بھی اپیل کنندہ کا تیلگی کے ساتھ مبینہ تعلق اس کے معاملے کو سیکشن 3 (2) کے دائرے میں نہیں لائے گا اور زیادہ سے زیادہ صرف ایم سی اوسی اے کی دفعہ 24 کو راغب کیا جا سکتا ہے۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ ایم سی اوسی اے کی دفعہ 24 کے تحت دی گئی زیادہ سے زیادہ سزا تین سال قید با مشقت ہے اور درخواست گزار پہلے ہی تین سال سے زیادہ عرصے سے عدالتی تحویل میں ہے، وہ ضمانت پر توسیع کا حقدار ہے۔ فاضل وکیل نے یہ بھی نشاندہی کی ہے کہ کم از کم تین شریک ملزمین آر ایس شرما محمد چاند مولانی اور ببن راؤ تکارام رنجنے، جن کے خلاف بہت زیادہ ثبوت دستیاب ہیں، کو اس عدالت نے پہلے ہی ضمانت پر رہا کر دیا ہے۔

(10) مدعا علیہان کی طرف سے پیش ہوئے سینئر وکیل سشیل کمار نے اپیل کنندہ کی ضمانت کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ریکارڈ پر کافی ثبوت موجود ہیں جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اپیل کنندہ نے مذکورہ منظم سرگرمی کی حوصلہ افزائی کی تھی۔ فاضل وکیل نے دلیل دی ہے کہ تلگی سے تعلق رکھنے والے دو افراد کے اغوا اور تاوان مانگنے کے الزام کو استغاثہ کے مقدمے کے مخالف قرار نہیں دیا جا سکتا ہے اور درحقیقت اپیل کنندہ کی جانب سے مذکورہ اقدام تیلگی کے ساتھ اس کے تعلق کا آغاز تھا جو بالآخر تلگی کے ساتھ قریبی تعلقات میں بدل گیا، جس کی وجہ سے اپیل کنندہ نے تلگی کے آرگنائزڈ کرائم گروہ کی فعال طور پر حمایت کی اور اس کے بدلے میں اسے اس کی طرف سے بڑی رقم ملی۔

11۔ غیر ضمانتی جرائم میں ضمانت دینے میں عام طور پر عدالت کے ساتھ جو غور و خوض ہوتا ہے اس کی وضاحت اس عدالت نے ریاست بنام کیپٹن جگجیت سنگھ اور گرچرن سنگھ بنام ریاست (دہلی ایڈمن) اور حال ہی میں جے ندر سرسوتی سوامیگل بنام ریاست تمل ناڈو 4، جو ہیں:

"۔۔۔۔جرم کی نوعیت اور سنگینی؛ ثبوت کا کردار؛ ایسے حالات جو ملزم کے لئے مخصوص ہیں۔ مقدمے میں ملزم کی موجودگی محفوظ نہ ہونے کا معقول امکان؛ گواہوں کے ہونے کا معقول اندیشہ۔ اس کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی گئی۔ عوام یا ریاست کے وسیع تر مفاد اور اسی طرح کے دیگر عوامل جو کیس کے حقائق اور حالات سے متعلق ہو سکتے ہیں۔

12۔ تاہم، چونکہ مذکورہ بالا وسیع اصولوں کے علاوہ فوری معاملے میں ایم سی او سی اے کی دفعات کا استعمال کیا گیا ہے، لہٰذا ضمانت کی درخواست سے نمٹتے وقت ایم سی او سی اے کی دفعہ 21 کی ذیلی دفعہ (4) میں شامل دفعات میں عائد حدود کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے۔ متعلقہ شق درج ذیل ہے:

"(1)......

(2)

(3)

(4) ضابطہ میں موجود کسی بھی چیز کے باوجود، اس ایکٹ کے تحت قابل سزا جرم کے ملزم کو ضمانت پر یا اس کے اپنے مچلکے پر رہا نہیں کیا جائے گا، جب تک کہ اس ایکٹ کے تحت قابل سزا جرم نہ ہو۔

(ا) پبلک پراسیکیوٹر کو اس طرح کی رہائی کی درخواست کی مخالفت کرنے کا موقع دیا گیا ہے۔ اور

(ب) جہاں پبلک پراسیکیوٹر درخواست کی مخالفت کرتا ہے، وہاں عدالت مطمئن ہے کہ اس بات پر یقین کرنے کے لئے معقول بنیادیں موجود ہیں کہ وہ اس طرح کے جرم کا مجرم نہیں ہے اور ضمانت پر رہتے ہوئے اس کے کسی جرم کا ارتکاب کرنے کا امکان نہیں ہے۔

(5) -- -- --

(6) -- -- --

(7) -- -- --"

13۔ ذیلی دفعہ میں غیر ضد کی شق کو پڑھنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ عدالت عالیہ یا سیشن کورٹ کی طرف سے ضمانت دینے کا اختیار نہ صرف ضابطہ اخلاق کی دفعہ 439 کے تحت عائد حدود سے مشروط ہے بلکہ ایم سی او سی اے کی دفعہ 21(4) کے ذریعہ عائد کردہ حدود سے بھی مشروط ہے۔ پبلک پراسیکیوٹر کو موقع دینے کے علاوہ، دیگر دو شرائط یہ ہیں: عدالت کا اطمینان کہ یہ یقین کرنے کے لئے معقول بنیادیں موجود ہیں کہ ملزم

مبینہ جرم کا مجرم نہیں ہے اور ضمانت پر رہتے ہوئے اس کے کسی جرم کا ارتکاب کرنے کا امکان نہیں ہے. حالات مجموعی ہیں اور متبادل نہیں ہیں. ملزم کے قصوروار نہ ہونے کے بارے میں غور کیا جانے والا اطمینان معقول بنیادوں پر مبنی ہونا چاہئے۔ لفظ ''معقول بنیاد'' کا مطلب بادی النظر میں بنیادوں سے کہیں زیادہ ہے۔ اس میں یہ یقین کرنے کی کافی ممکنہ وجوہات پر غور کیا گیا ہے کہ ملزم مبینہ جرم کا قصوروار نہیں ہے۔ دفعات میں غور کیے جانے والے معقول عقیدے کے لئے ایسے حقائق اور حالات کی موجودگی کی ضرورت ہے جو اپنے آپ میں اس اطمینان کا جواز پیش کرنے کے لئے کافی ہیں کہ ملزم مبینہ جرم کا قصوروار نہیں ہے۔ لہٰذا مذکورہ دفعہ کے تحت نتائج کو ریکارڈ کرنا ایم سی او سی اے کے تحت ضمانت دینے کا ایک لازمی طریقہ ہے۔

14۔ آر بی شرما کے معاملے (سپرا) میں، مذکورہ دفعہ کو کسی حد تک آزادانہ انداز میں پیش کرتے ہوئے، جسٹس ایس بی سنہا نے تین ججوں کی بنچ کے سامنے بولتے ہوئے کہا:

''43۔ ایم سی او سی اے کی دفعہ 21 (4) کسی ایسے جرم کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتی ہے جس میں عمر قید اور ایک یا دو سال قید کی سزا شامل ہے۔ اس میں یہ اہتمام نہیں کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص تین سال سے زیادہ کی مدت تک سلاخوں کے پیچھے رہتا ہے، حالانکہ اس میں اس کا ملوث ہونا ایکٹ کی دفعہ 24 کے تحت ہوسکتا ہے، تو عدالت کو اسے ضمانت پر توسیع دینے سے منع کیا گیا ہے۔ لہٰذا ہر معاملے کو اس کے اپنے حقائق پر غور کرنا چاہیے۔ اس سوال کا معروضی طور پر فیصلہ کیا جانا چاہیے کہ آیا وہ منظم جرائم کے ارتکاب میں ملوث ہے یا اس پر اکسانے میں ملوث ہے۔

''44۔ ہماری رائے میں دفعہ 21 (4) کے الفاظ اس نتیجے پر نہیں پہنچتے کہ عدالت کو اس مثبت نتیجے پر پہنچنا چاہیے کہ ضمانت کے لیے درخواست گزار نے ایکٹ کے تحت کوئی جرم نہیں کیا ہے۔ اگر ایسی تعمیر کی جاتی ہے تو ضمانت دینے کا ارادہ رکھنے والی عدالت کو اس نتیجے پر پہنچنا ہوگا کہ درخواست گزار نے ایسا جرم نہیں کیا ہے۔ ایسی صورت میں استغاثہ کے لیے درخواست گزار کی سزا کا فیصلہ حاصل کرنا ناممکن ہو جائے گا۔ مقننہ کا ارادہ ایسا نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا ایم سی او سی اے کی دفعہ 21 (4) کو معقول طور پر سمجھا جانا چاہیے۔ یہ سمجھا جانا چاہئے کہ عدالت بریت اور سزا

کے فیصلے اور مقدمے کی سماعت شروع ہونے سے بہت پہلے ضمانت دینے کے حکم کے درمیان ایک نازک توازن برقرار رکھنے کے قابل ہے۔اسی طرح عدالت کو ضمانت ملنے کے بعد اس کے جرم کے ارتکاب کے امکان کے بارے میں ایک نتیجہ ریکارڈ کرنے کی ضرورت ہوگی۔تاہم، مستقبل میں اس طرح کا جرم ایکٹ کے تحت جرم ہونا چاہئے نہ کہ کوئی اور جرم۔چونکہ کسی ملزم کے مستقبل کے طرز عمل کی پیش گوئی کرنا مشکل ہے،لہذا عدالت کو ملزم کے پس منظر، اس کی پیش گوئیوں اور اس کی نوعیت اور طریقہ کار کے بارے میں معاملے کے اس پہلو پر غور کرنا چاہئے۔

’’46۔اس مرحلے پر عدالت کی ذمہ داری ثبوتوں کا باریک بینی سے جائزہ لینا نہیں بلکہ وسیع امکانات کی بنیاد پر کسی نتیجے پر پہنچنا ہے۔تاہم، ایکٹ کی دفعہ 21 کی ذیلی دفعہ (4) میں شامل دفعات کے سلسلے میں ایم سی او سی اے جیسے خصوصی قانون سے نمٹتے ہوئے، عدالت کو اس معاملے کی گہرائی سے جانچ کرنی پڑ سکتی ہے تاکہ وہ اس نتیجے پر پہنچ سکے کہ تفتیش کے دوران ملزمین کے خلاف جمع کیا گیا مواد سزا کے فیصلے کا جواز پیش نہیں کرسکتا ہے۔ضمانت دیتے یا مسترد کرتے وقت عدالت کی جانب سے ریکارڈ کیے گئے نتائج بلاشبہ عارضی نوعیت کے ہوں گے، جس کا معاملے کے میرٹ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا اور اس طرح ٹرائل کورٹ کسی بھی طرح سے تعصب کے بغیر مقدمے میں پیش کردہ ثبوتوں کی بنیاد پر کیس کا فیصلہ کرنے کے لئے آزاد ہوگی۔

15۔ مندرجہ بالا وسیع اصولوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے، اب ہم اپیل کی خوبیوں پر غور کرسکتے ہیں.

16۔ اس مرحلے پر، ثبوتوں کا باریک بینی سے جائزہ لینا نہ تو ضروری ہے اور نہ ہی مطلوب ہے تاکہ اس مثبت نتیجے پر پہنچ سکیں کہ آیا اپیل کنندہ نے ایم سی او سی اے کی دفعہ 3 (2) یا دفعہ 24 کے تحت جرائم کا ارتکاب کیا ہے یا نہیں۔دیکھنا یہ ہے کہ کیا اس بات پر یقین کرنے کے لئے کوئی معقول بنیاد ہے کہ اپیل کنندہ

ان دونوں جرائم کا قصور وار نہیں ہے، جس کے لئے اس پر الزام عائد کیا گیا ہے، اور مزید یہ کہ ضمانت پر رہتے ہوئے اس کے ایم سی او سی اے کے تحت جرم کرنے کا امکان نہیں ہے۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے، عدالت عالیہ نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اپیل کنندہ کو تیلگی کے آرگنائزڈ کرائم گروہ کی جانکاری تھی، جعلی ٹکٹ وغیرہ چھاپے گئے تھے اور یہ اپیل کنندہ کے تحفظ میں فروخت کیے جا رہے تھے اور اس وجہ سے اس نے ایک منظم جرم کی حوصلہ افزائی کی تھی، یہ جنوری میں اس کے اور تیلگی کے درمیان مبینہ بات چیت ہے۔ 1998 میں اغوا کے واقعے کے بعد ہمارے خیال میں، مبینہ گفتگو سے اپیل کنندہ کی تلگی کے ساتھ واقفیت ظاہر ہو سکتی ہے لیکن یہ ٹیلگی کے ذریعہ منظم جرم کے ارتکاب میں اپیل کنندہ کے براہ راست کردار کو ثابت کرنے کے لئے کافی نہیں ہو سکتا ہے، تاکہ ایم سی او سی اے کی دفعہ 3(2) کے دائرے میں آنے والے منظم جرم کے ارتکاب میں اکسانے کے جرم کو سامنے لایا جا سکے اور/ یا یہ کہ اس نے پہلے کسی منظم جرم کے ارتکاب میں کوئی مدد یا مدد کی ہو۔ یا کسی منظم کرائم گروہ کے کسی رکن کی طرف سے اس طرح کے جرم کے ارتکاب کے بعد یا ایم سی او سی اے کے تحت قانونی اقدامات کرنے سے گریز کیا تھا، اس طرح، ایم سی او سی اے کی دفعہ 24 کے دائرہ کار میں آتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ جب مبینہ جرم کی سنگینی سنگین ہو تو محض قید کی مدت یا یہ حقیقت کہ مستقبل قریب میں مقدمے کی سماعت خود بخود یا مشترکہ طور پر ختم ہونے کا امکان نہیں ہے، ملزم کو ضمانت پر رہا کرنے کا اہل نہیں ہو سکتا ہے۔ تاہم، ضمانت کی منظوری کے سوال کا فیصلہ کرتے وقت ان دونوں عوامل کو بھی مدنظر رکھا جا سکتا ہے۔

17۔ مذکورہ بالا حالات، خاص طور پر فرد جرم میں اپیل کنندہ سے منسوب کردار کو مدنظر رکھتے ہوئے، ہمارا خیال ہے کہ یہ اپیل کنندہ کو ضمانت دینے کے لئے مناسب معاملہ ہے۔

18۔ نتیجتاً اپیل کی منظوری دی جاتی ہے اور عدالت عالیہ کے ذریعہ جاری کردہ حکم کو رد کر دیا جاتا ہے۔ یہ ہدایت دی جاتی ہے کہ درخواست گزار کو پانچ لاکھ روپے کے ذاتی مچلکے اور دو ضمانتی مچلکے جمع کرانے پر ضمانت پر توسیع دی جائے گی، جس میں سے ہر ایک کو پونے کی خصوصی عدالت کے اطمینان کے مطابق اتنی ہی رقم میں جمع کرایا جائے گا۔ وہ ضابطہ اخلاق کی دفعہ 438(2) میں مذکور تمام شرائط کا پابند رہے

گا۔ درخواست گزار کو اپنا پاسپورٹ، اگر کوئی ہو، پونے کی خصوصی عدالت کے سامنے بھی پیش کرنا ہوگا۔

19۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ استغاثہ کے ذریعہ جمع کردہ مواد کی قابلیت کے بارے میں مذکورہ بالا مشاہدات عارضی ہیں، صرف اس اپیل کے مقصد کے لئے، اور اسے مقدمے کی میرٹ پر حتمی رائے کے اظہار کے طور پر نہیں لیا جائے گا۔

بی بی بی

اپیل کی منظوری ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2025.06.05 11:43
I am the author of this
document